شریعت اسلامیہ میں نکاح کے مصالح: مقاصد شریعت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Aims and Objectives of Nikah in Islamic Shari'ah: An Analytical Study in the Light of the Objectives of Shari'ah

Zujajah
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad Campus:
zujajah@gcwuf.edu.pk

Dr. Muhammad Rizwan Mahmood
Incharge/Assistant Professer, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad Campus:
rizwan.mahmood@riphah.edu.pak

Abstract:

In Islam matrimonial contract (Nikah) is not merely a social but it is to complete the faith and conviction. It's a safeguard to pedigree and posterity. It also gives the family its legal and social acquintance. The marriage binds the two families and create the basic unit of the society. Its blessings are love and mercy between two unknown individuals. The best match is of "Deen" although wealth, beauty and family nobility also matters. Nikah shuns the sins of the private and public life. It gives pleasure of purity in hidden and evident aspects, external & internal matters. Pollution and perversions must be avoided by the noble way and institution of Nikah. Its importance is to achieve the aims of Shariah in the Quran and Sunnah i.e. Ibada (Worship of Allah), natural, physical and spiritual tranquility, sincerety, modesty & chastity, progress of family and protection from psychosomatic including venereal diseases.

Keywords: *Pedigree, Acquintance, Love, Mercy, Best Match, Nikah, Pollution, Perversions.*

نکاح کے لغوی معانی

نکاح کا مادہ" نکح" سے ہے۔ لغوی معنی شادی کرنا۔

"نکح المطرالارض "بارش کا زمین میں جذب ہونا۔ "النعاس عینة" آنکھوں میں نیند کا غالب ہونا۔ "تناکحت الاشجار" درختوں کا آپس میں (Entangle) ہونا۔[1]

نکاح کا مترادف:" زوّج" ہے بمعنی جوڑا (Spouse) بنانا۔ "زوجنا هم بحورً عین"۔

امام راغب کے مطابق: "زوّج" صلہ 'ب' کے ساتھ محض رفیق اور ساتھی بنانا۔[2]

نکاح کا اصطلاحی مفہوم

شریعت میں نکاح کا اصطلاحی مفہوم اس عقد کا نام ہے جس سے میاں بیوی کے تعلقات حلال ہو جاتے ہیں اور اس میں چند ایک ضروری امور ملحوظ کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: عاقدین، ولی، شاہدین، ایجاب، قبول، استیذان، استیمار، کفاءۃ اور حق مہر وغیرہ۔

اسلام میں نکاح کی اہمیت

قرآن کریم انبیاء کی اس زندگی کو اس طرح بیان کرتا ہے:

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ ازواجا وَذُرِّيَّةً "[3]

ہم آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] لوئیس معلوف، المنجد (ترجمہ: مولانا عبد الحفیظ بلیاوی)، لاہور، مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۱ء، ص: ۹۲۵

Louis Ma'luf Almunjad (Translated by Maulalana Abdul Hafeez Balyavi), Lahore, Maktaba Quddosiyah, P:925

[2] ایضاً، ص: ۸۵۶

Ibid, P:856

[3] الرعد: ۳۸

Al-Ra'd:38

"أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ المُرْسَلِينَ: الحَيَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ"[4]

چار چیزیں تمام رسولوں کی سنت ہیں (۱) شرم وحیا (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت میں سے ہیں: حیاء، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح۔

"النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی"[5]

نکاح میری سنت ہے جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"من أحب فطرتی فلیستن بسنتی و ان من سنتی النکاح"[6]

جو میری فطرت سے محبت رکھتا ہے، وہ میری سنت پر عمل کرے اور میری سنت میں سے نکاح بھی ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

"ثلاثة حق علی اللہ عونهم المكاتب الذی یرید الاداء والنکاح الذی یرید العفاف والمجاهد فی سبیل اللہ"[7]

تین قسم کے اشخاص کی مدد کرنا اللہ کی ذمہ داری بن جاتی ہے (۱) غلام مکاتب جو مال کتابت کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، (۲) نکاح کرنے والا جو عفت چاہتا ہے، (۳) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔

---

[4] ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، لاہور، دارالسلام، رقم الحدیث: ۱۹۷۴

Tirmadhi, Imam Abu Isa Muhammad bin Isa, Jam'a Tirmadhi, Lahore, Darussalam, Raqm ul Hadeeth:1974

[5] احمد بن حنبل، مسند احمد، بیروت، دارالمنہاج، رقم الحدیث: ۱۳۵۳۴

Ahmad bin Hambal, Musnad Ahmad, Beirut, Darul Minhaj, Raqmul Hadeeth:13534

[6] ابن ماجہ، امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، سنن ابن ماجہ، لاہور، شبیر برادرز، رقم الحدیث: ۱۸۴۶

Ibn e Maja, Imam Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed bin Maja Qazveeni, Sunan Ibn e Maja, Lahore, Shabbir Brothers, Raqm ul Hadeeth:1846

[7] ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، رقم الحدیث: ۱۶۵۵

Tirmadhi, Imam, Abu Isa Muhammad bin Isa, Jame'Timadhi, Raqm ul Hadeeth:1655

شریعت میں نکاح کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ اسلامی شریعت میں انسانی احساسات، اس کے طبعی رجحانات اور فطری تقاضوں کی جیسی اور جتنی رعایت کی گئی ہے اس کی نظیر کسی بھی دوسرے مذہبی یا غیر مذہبی، وضعی یا غیر وضعی قانون میں ملنی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہے۔

"زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ"[8]

لوگوں کے لیے مرغوباتِ نفس۔۔۔ عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمین، بڑی خوش آئند بنادی گئی ہیں مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔

شریعت میں انسانی جذبات کی قدر و قیمت اس آیت سے واضح ہے۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا:

"مهما أنفقت فهو لک صدقة حتی اللقمة فی امرأتک"[9]

تم جو رقم بھی (اہل و عیال کی جائز ضرورتوں پر) خرچ کروگے اس میں صدقہ کا اجر ملے گا حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینے پر بھی اجر ملے گا۔

اب یہاں آخری جملہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جس میں فطری تقاضوں کی رعایت انتہائی حد تک ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے تہدید آمیز انداز میں فرمایا:

"اما والله انی لاخشاکم لله واتقاکم له ولکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء"[10]

کان کھول کر سن لو! میں تم سب میں زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہوں اس کے باوجود میں کبھی (نفل) روزہ رکھتا ہوں، کبھی نہیں رکھتا، رات کے (ایک حصہ میں) نماز پڑھتا ہوں اور (بڑے حصہ میں) سوتا ہوں میں نے عورتوں سے شادیاں بھی کی ہیں۔

قرآن میں نکاح کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

---

[8] آل عمران:۱۴

Aalimran:14

[9] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، لاہور، دارالسلام، رقم الحدیث:۲۷۴۲

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahi Bukhari, Lahore, Darussalam, Raqm ul Hadeeth:13514

[10] احمد بن حنبل، مسند احمد، رقم الحدیث:۱۳۵۱۴

Ahmad bin Hambal, Musnad Ahmad, Raqmul Hadeeth:13514

''وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ''[11]

تم سے جن کے نکاح نہیں ہوئے ہیں، ان کے نکاح کر دو۔

قرآن میں صرف ایک یہ آیت ایسی ہے جو عقد نکاح کے قانونی پہلو یعنی اس رشتہ کی قانونی حیثیت کو بیان کرتی ہے۔ وہ ہے:

''وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا''[12]

اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔

یہ آیت نہایت اہمیت کی حامل ہے اور قرآن کی ہر آیت کی طرح اس آیت کا ہر لفظ اور صیغہ غور کا متقاضی ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کو پختہ عہد سے عبارت کیا ہے۔ لفظ میثاق قرآن پاک میں کل ۳۴ مرتبہ آیا ہے۔

ان دو الفاظ کی اعجاز آفرینی سے بیوی کی اعلیٰ ظرفی ایسی کہ ''بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ''[13] بھی خاوند کے حوالے کر دیتی ہے۔ یعنی نکاح کی تکمیل کے معاملہ میں حتمی اور قطعی اختیار عورت کو ہی ہے۔ لہٰذا یہ معاہدہ تو ضرور ہے لیکن محض قانونی Civil Contract نہیں بلکہ مذہبی Religious Contract ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں مندرجہ بالا مندرجات نکاح کی اہمیت کے بارے میں تھیں۔ اب آگے نکاح کے مقاصد بیان کیے جائیں گے۔

مقاصد کے لغوی معنی

مقاصد: مقصد کی جمع جس کی Root قصد ہے۔ قصد: سیدھا راستہ۔[14]

[11] النور:۳۲

An-Noor:32

[12] النساء:۲۱

An-Nisa:21

[13] البقرہ:۲۵۷

Al-Baqrah:257

[14] لوئیس معلوف، المنجد (ترجمہ: مولانا عبدالحفیظ بلیاوی)، ص:۶۹۵

"وَعَلَي اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ"[15]

اور اللہ ہی کے ذمے ہے سیدھا راستہ بتانا جب کہ راستے ٹیڑھے بھی موجود ہیں۔

اقدار کی صحیح تعین کرنے والا اور افراط و تفریط سے پاک۔[16]

اصطلاحی مفہوم

مقصد کے ساتھ ایک لفظ مصالح بھی استعمال ہوتا ہے۔ شریعت یا تمام شرعی احکام کا مقصد تمام بندوں کی مصالح کو پورا کرنا اور اُن کی مصالح کی حفاظت کرنا ہے۔

شریعت کے لغوی معنی

شریعت کے لغوی معنی طریقہ کے ہیں۔ اللہ کے مقرر کیے ہوئے احکام۔[17]

"لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا"[18]

ہم نے تم انسانوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی ہے۔

اصطلاحی مفہوم میں شریعت سے مراد وہ اصول و ضوابط یا قوانین طریقے ہیں جو نبی علیہ السلام اپنے دور کے مخصوص حالات کے مطابق لوگوں کو زندگی گزارنے کو بتاتے ہیں وہ شریعت کہلاتی ہے۔[19]

Louis Ma'luf Almunjad (Translated by Abdul Hafeez Balyavi), P:695

[15] النحل:۹

An-Nahl:9

[16] کیلانی، عبدالرحمٰن، مولانا، مترادفات القرآن، لاہور، مکتبہ السلام، ص:۶۰۱

Kailani, AbdurRahman, Maulana, Muradefat ul Quran, Lahore, Maktabussalam, P:601

[17] خاکوانی، ڈاکٹر محمد باقر، اصولِ فقہ، لاہور، ادبیات، ۲۰۲۲ء، ص۴۳۶

Khakvani, Dr. Muhammad Baqir, Usool-e-Fiqh, Lahore, Adbiyat, 2022, P:436

[18] المائدہ:۴۸

Al-Mai'da:48

[19] خاکوانی، ڈاکٹر محمد باقر، اصولِ فقہ، ص 71

Khakvani, Dr. Muhammad Baqir, Usool-e-Fiqh, P:71

اسلامی شریعت میں بنیادی حقوق یعنی بنیادی ضروریات (Basic Needs) کے لیے مقاصد خمسہ (فقہ المقاصد) پانچ ہیں:

۱۔ حفظ دین

۲۔ حفظ نفس

۳۔ حفظ عقل

۴۔ حفظ نسل

۵۔ حفظ مال

ان مقاصد شریعت کے تین مراتب ہیں:

1- ضروریات

2- حاجیات

3- تحسینیات[20]

شریعت اسلامیہ میں نکاح کی مصالح

۱۔ اخلاق کی حفاظت

نکاح کا اوّلین مقصد ایک مرد اور عورت کے اخلاق کی حفاظت اور پورے معاشرے کو بگاڑ و فساد سے بچانا ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ منكُم الْبَائَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَائٌ“[21]

---

[20] خیراتی کاموں کے مقاصد قرآن وحدیث کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ، محمد سلیم سرور، ڈاکٹر محمد رضوان محمود، الامیر، جلد4 شمارہ2، جولائی، ستمبر2023، ص233۔

Khairati Kamo Ke Maqasid Quarn wo Hadith Ki Roshni Me Tajzayati Mutalia, Muhamamd Saleem Sarwar, Dr. Muhammad Rizwan Mehmood, Vol:4, Issue:2, September 2023, P:233

نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی ذمے داریوں کو ادا کر سکتا ہو اسے شادی کر لینی چاہیے اس سے نگاہ قابو میں آجاتی ہے اور آدمی پاک دامن ہو جاتا ہے۔ ہاں جو شخص نکاح کی ذمے داریوں کو ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے شہوانی جذبات کو کم کر دے گا۔

غیر شادی شدہ آدمی ہر وقت شیطان کے نرغے میں رہتا ہے۔ جوانی کا فطری تقاضا، خیالات اور جذبات کو غلط راہوں پر ڈال سکتا ہے۔ خصوصاً بے حیائی کے اس ماحول میں، جب کہ جذبات کو بہکانے اور بھڑکانے کا سامان ہر طرف موجود ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو زیادہ عرصے تک ازدواجی زندگی سے محروم رکھنے سے معاشرے میں بڑی گھناؤنی اخلاقی بیماریاں نشو ونما پاتی ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا:

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاۗءَ سَبِيْلًا"[22]

اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے، بڑا ہی برا راستہ ہے۔

سورۃ المومنون میں کامیاب اہلِ ایمان جو آخرت میں جنت کے وارث بنیں گے، کی یہ خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی عفت کی حفاظت کرتے ہیں۔" وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ"[23]

حصول حفاظت اخلاق کے لیے نبی کریم ﷺ نے امت کو یہ ہدایت دی کہ نکاح کو آسان بناؤ تاکہ زنا مشکل ہو جائے۔ یہ بھی فرمایا کہ برکت کے لحاظ سے بہترین نکاح وہ ہے، جس میں کم سے کم خرچ ہو۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ[24] وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے لباس جس طرح لباس اور جسم کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔ اسی طرح تمہارا اور تمہاری بیویوں کا باہمی تعلق ہے۔ لباس کا نمایاں پہلو آدمی کے

---

[21] بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، رقم الحدیث:۵۰۶۵

Bukhari, Abu Abdullah Muhmmad bin Ismail, Sahi Bukhari, Raqmul Hadeeth:5065

[22] بنی اسرائیل:۳۲

Bani Israil:32

[23] المؤمنون:۵

Al-Mo'minoon:5

[24] البقرہ:۱۸۷

Al-Baqrah:187

جسم کے لیے ساتر ہوتا ہے جس سے عیوب کی پردہ پوشی ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے جذبات کے لیے پردہ فراہم کرتے ہیں۔

قرآن پاک نے انسانی معاشرہ کے اس کلیدی اور سب سے اہم رشتۂ ازدواج کو اپنے الفاظ میں جس طرح بیان کیا ہے اس کی نظیر انسانی تاریخ ادب میں نہیں ملتی۔

رشتہ ازدواج کو اور زوجین کو ایک دوسرے کے لباس ہونے سے تعبیر کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی اس رشتہ کے ہر پہلو عمرانی، معاشی، معاشرتی، سماجی، نفسیاتی غرض جس پہلو سے بھی اس مثال کو اس رشتہ پر منطبق کیا جائے یہ مثال اس پہلو پر محیط نظر آتی ہے۔ اور یہ اعجاز قرآنی کی دیگر دلیلوں میں سے ایک دلیل بھی ہے۔

بہر حال نکاح کا پہلا اور اہم مقصد ہر مومن مرد اور عورت کے اخلاق کی حفاظت اور اس کے ذریعے سے پورے معاشرے کو فتنہ وفساد اور اخلاقی بگاڑ سے محفوظ رکھنا ہے۔

اخلاق کی حفاظت مصالح ضروریہ اور حاجیہ پر محیط ہے کیونکہ آپ ﷺ معلمِ اخلاق بنا کر اللہ نے مبعوث فرمایا۔

۲۔ سکون وراحت کا حصول

نکاح کا دوسرا اہم مقصد سکون وراحت کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو ایک دوسرے کے لیے سکون و راحت کا ذریعہ بنایا۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۸۹ میں فرمایا:

"هُوَالَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا"[25]

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔

سورۃ الروم آیت ۲۱ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ زواجا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ"[26]

---

[25] الاعراف:۱۸۹

Al-A'raf:189

[26] الروم:۲۱

Al-Room:21

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

رشتہ ازواج کے قیام اور اس کے مقصد کے متعلق یہ آیت ایک جامع ترین تعریف بیان کرتی ہے جو کہ ہمیں موجودہ دور کے کسی بھی علم کی کتاب میں نہیں ملتی۔[27] جامعیت سے مراد کہ اس رشتہ کے وجود کے جو اسباب اور مقاصد ہیں وہ اس آیت کریمہ میں موجود ہیں اور اس امر کی اہمیت کے پیش نظر اللہ نے اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی کہا ہے۔

راحت و سکون کا حصول بذریعہ نکاح تحسینی مصالح یعنی Luxuries میں متعین ہوتا ہے کیونکہ لمحۂ موجود میں پچاس فیصد سے زیادہ مرد و عورت نکاح جیسی نعمت سے بوجوہ زبوں حالی محروم ہیں۔

۳۔ نسل انسانی کو پھیلانے کا ذریعہ

پہلے انسان حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی حوا کو اللہ تعالیٰ نے براہِ راست اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا۔ سورۃ النساء کی پہلی آیت میں فرمایا:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا"[28]

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کا بیان ہے کہ وہ ایسی ذات ہے جس نے انسانی معاشرے کو ایک انوکھے انداز میں ترتیب دیا، آدم علیہ السلام کی ایک ذات سے دنیا کی ویرانی کو آبادی میں بدل دیا اور بغیر کسی خارجی مدد کے انسان ہی کو اس کا ذریعہ بنایا، اس طرح انسان ایک ذات سے ایک معاشرے میں بدل گیا۔

عورت مرد کے جائز تعلق و پاکیزہ و مقدس رشتے کے ذریعے بہت مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیے۔ بیوی اور شوہر کے باہمی تعلق سے خانہ آبادی کے نظام کی تکمیل ہوتی ہے۔ نسل انسانی کے تسلسل کو جاری رکھنے کا ذریعہ ہے۔

---

[27] سیّد محمد انور، نکاح میں ولی کی حیثیت، اسلام آباد، وحدت فاؤنڈیشن، ۱۹۹۹ء، ص ۵۲۔۲۳

Syed Muhammad Anwar, Nikah Mein Wali Ke Hathiyat, Islamabad, Wahdat Foundation, 1999, P:52-53

[28] النساء:۱

Al-Nisa:1

حضور ﷺ نے اولاد کی کثرت کو پسند فرمایا اس کی ترغیب دلائی۔ تمہاری کثرت کی وجہ سے میں کہہ سکوں گا کہ میرے پیروکاروں کی تعداد دوسری امتوں سے زیادہ ہے۔ مگر افسوس آج مسلمان پروپیگنڈے سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔خاندانی منصوبہ بندی جیسی خوبصورت اصطلاحوں کے فریب کا شکار ہو گئے ہیں۔

ایک روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد اس طرح مروی ہے:

"علیکم بالابکار فانهن اعذب افواها وانتق ارحاما وارضى باليسير"[29]

تم دوشیزہ اور کنواریوں سے نکاح کرو، کیونکہ شیریں دہن، زیادہ اولاد جننے والیاں اور تھوڑی چیز سے خوش ہو جاتی ہیں۔

نکاح کے ذریعے نسل انسانی کا پھیلاؤ ایک بنیادی ضرورت ہے لہٰذا یہ مصالح ضروریہ میں سے ہے۔

۴۔ نکاح عبادت ہے

نکاح کا چوتھا اور سب سے اہم مقصد زندگی خدا کی بندگی میں ایک دوسرے کی شرکت و مدد ہے۔ یعنی عبادت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد اپنی بندگی بتایا:

" وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"[30]

مرد کی زندگی کا مقصد بھی اللہ کی بندگی ہے اور عورت کی زندگی کا بھی۔ اب وہ دونوں شریک زندگی بنے ہیں تو وہ اب شریک مقصد بھی بنیں۔ بندگی کے مقصد کو پورا کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھی اور مددگار۔ سورۃ توبہ میں فرمایا:

" وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ"[31]

بعض مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی رفیق و مددگار ہیں۔

---

[29] طبرانی، ابوالقاسم، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، بیروت، دارالکتب العلمیہ، رقم الحدیث:۱۴۴

Tibrani, Abul Qasim, Suleman bin Ahmad, Almu'jamal Kabeer, Beirut, Darul Kutbul Ilmiah, Raqmul Hadeeth:144

[30] الذاریات:۵۶

Adh-Dhariat:56

[31] التوبہ:۷۱

Al-Tauba:71

نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث میں اس کی بڑی عمدہ مثال سامنے آتی ہے۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے، اس بندے پر جو راتوں کو اٹھتا ہے اور اللہ بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ محض خود کھڑا نہیں ہوتا، اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور اگر وہ تھکان کی وجہ سے گہری نیند سو رہی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ کی بندی اُٹھ اور تو بھی اللہ کی بارگاہ میں کھڑی ہو جا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح اللہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس بندی پر جو راتوں کو اُٹھتی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑی ہوتی ہے اور اپنے شوہر کو جگاتی ہے اور اگر وہ گہری نیند میں ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے اور کہتی ہے کہ اے اللہ کے بندے اٹھ اور کھڑے ہو جا اللہ کی بارگاہ میں۔[32]

زندگی کے مقصد کی تکمیل میں تعاون و مدد بہت ضروری ہے اس لیے نبی کریم ﷺ نے رشتوں کے انتخاب میں سب سے زیادہ اہمیت دین اور اخلاق کو دینے کی ترغیب دلائی۔ عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے، مال کی وجہ سے، خاندانی شرافت کے باعث، اس کے حسن و جمال کے سبب اور اس کی دینداری کی بنیاد پر۔ تم دیندار عورت کو حاصل کرو۔ دیندار عورت سے مراد پاک دامن، سنجیدہ مزاج، نیک سیرت اور دین کے کام میں اپنے شوہر کا ہاتھ بٹانے والی۔ اور یہی اصول شوہر کے انتخاب کے سلسلے میں بھی پیش نظر رہنا چاہے۔ جتنا مرد کے لیے ایک دیندار عورت ضروری ہے، اتنا ہی ایک عورت کے لیے دیندار مرد ضروری ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس وہ آدمی نکاح کا پیغام لائے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو اور اگر تم ایسا نہ کروگے تو ملک میں فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے لہٰذا ان کا ہر فعل یہاں تک کہ نکاح بھی عبادت ہے۔ یہ مصالح حاجیہ Necessaries میں سے ہے۔

۵۔ مقصد عفت و حیا اور پاکدامنی

اسلام نے شرم، حیا اور پاکدامنی کو انسان کے لیے زیور قرار دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

---

[32] ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ازدی، سنن ابی داؤد، لبنان، الرسالۃ العالمیۃ، رقم الحدیث: ۱۴۵۰

Abu Dawood, Suleman bin Asha'th, Alsajastani Azvi, Sunan Abi Dawood, Lebenan, ArRisalatulA'lmia, Raqmul Hadeeth:1450

"إذا لم تستحی فاصنع ما شئت"[33]

جب تم میں حیاباقی نہ رہے تو چاہے کرو۔

اس حیاء جیسی قیمتی متاع کے حصول کے لیے شریعت اسلامیہ نے "نکاح" جیسا مبارک تصور پیش کیا، جس کے ذریعہ حیااور پاکدامنی کے حصول کو ممکن بنایا جاسکتا ہے اور نکاح کے اس عمل میں شریک افراد پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے اہل بن جاتے ہیں۔

"تَمْشِيْ عَلَي اسْتِحْيَاءٍ" کے ذریعہ اللہ نے قیامت تک کے لیے قرآن میں کیسے باحیاء خاتون کی حیادار "لغة الجسد" محفوظ فرمادی۔

فحاشی کے تمام معاملات کا تانا بانا نظر سے شروع ہو کر بدکاری کی صورت میں مکمل ہو جاتا ہے۔ دنیا بھر میں لڑکے لڑکیوں کی آنکھ مچولی بالآخر بدکاری پر منتج ہو جاتی ہے؛ لیکن اگر نکاح کو بیچ میں لایا جائے تو فحاشی کا یہ جال سمٹتا چلا جاتا ہے اور فتنے کے ایک بہت بڑے باب پر تالا لگ جاتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

"حیاایمان کا حصہ سبب جنت ہے اور بے حیائی جفا سبب جہنم ہے۔"[34]

ایک مسلمان کے لیے سب سے قیمتی شے ایمان کی دولت ہے اور نکاح اس دولت کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ تری جوانی رہے بے داغ[35]

---

[33] بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٦١٢٠

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismael, Sahi Bukhari, Raqmul Hadeeth:6120

[34] ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:٤١٨١

Ibn e Maja, Imam Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed bin Maja Qazveeni, Sunan Ibn e Maja, Raqmul Hadeeth:4181

[35] علامہ، ڈاکٹر اقبال، کلیاتِ اقبال (بالِ جبریل)، کراچی: فضلی سنز، ص:٥٤٢

Allama, Dr. Iqbal, Kulyat-e-Iqbal (Bal e Jibreel), Karachi, Fadhli Sons, P:542

حیا انسانیت کا حسن ہے لہٰذا عفت و عصمت کا حصول بذریعہ نکاح تینوں مصالحات یعنی ضروری، حاجی اور تحسینی کا احاطہ کرتا ہے۔

۶۔ فتنوں سے حفاظت

نکاح کی ضرورت بلوغت کے بعد شروع ہو جاتی ہے اور انسانی بدن اس ضرورت کا اتنا ہی تقاضہ رکھتا ہے جیسے ہوا، پانی اور غذا کا۔ جس طرح ان بنیادی ضروریات کو موقوف رکھنا عقل کے خلاف ہے ٹھیک اسی طرح بالغ افراد کے لیے نکاح کو مؤخر کرنا بھی اتنا ہی کم عقلی کا فیصلہ ہے۔ کوئی ایسا شخص جو مالی، بدنی اعتبار سے نکاح کے قابل ہو اور اس پر شہوانی قوت کا بھی غلبہ ہو ایسے شخص پر نکاح "فرض" ہو جاتا ہے۔ جبکہ نکاح ایک متقی پرہیز گار اور مناجات میں مصروف شخص کے لیے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کسی اور کے لیے؛ کیونکہ فتنے کا شکار ہونے کی حیثیت سے دونوں برابر ہیں۔ شیطان خناس جس کا کام "یوسوس فی صدور الناس" ہے، وہ ہمیشہ شیطانی خیالات کے ذریعے بہلاتا رہتا ہے، اور ان خیالات سے نماز جیسی عبادت میں بھی مفر ممکن نہیں۔

نکاح کے مختلف مقاصد میں سے ایک بہت بڑا مقصد فتنوں سے محفوظ ہونا ہے، چونکہ اس فتنہ کا تعلق عورتوں سے ہے اسی لیے آپ ﷺ نے بطور خاص اس فتنے سے بچاؤ کا طریقہ دعاؤں کی صورت میں بھی سکھایا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ"[36]

اے اللہ میں عورتوں کے فتنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

"اللّٰهم حصن فرجی ویسر لی امری"[37]

اے اللہ میرے ستر کی حفاظت فرما اور میرا معاملہ آسان فرما۔

قرآن کریم میں بھی اس فتنہ کو " اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ" (بہت بڑا فریب)[38] کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔

---

[36] تھانوی، اشرف علی، مولانا، قربات عند اللہ وصلوات الرسول، کراچی، دارالاشاعت، ص:۶۲

Thanvi, Ashraf Ali, Maulana, Qurbatuindillahi wa Salawat ur Rasool, Karachi, Darulisha't, P:62

[37] ایضاً، ص:92

Ibid, P:92

[38] یوسف:۲۸

فتنہ وفساد سے بچنا ہماری بنیادی ضرورت ہے۔ یہ مصالح ضروریہ میں سے ہے۔

۷۔ نکاح اور حفاظتِ نسب

علامہ شاطبیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب الموافقات میں شریعت کے پانچ مقاصد ذکر فرمائے ہیں۔[39] ان میں سے دین کا ایک بہت بڑا مقصد نسب کی حفاظت ہے، جو کہ نکاح کے ذریعے محفوظ کیا جاتا ہے، اگر نکاح کا عمل مفقود ہو جائے تو دین کا ایک بہت بڑا مقصد ادھورا رہ جائے گا۔ نسب کی حفاظت شریعت کا ایک مستقل اور تفصیلی موضوع ہے جس پر قرآن کریم، احادیث مقدسہ اور فقہائے کرام نے تفصیلی کلام فرمایا ہے اور بہت سے باریک مسائل کا تعلق اس مقصد سے ہے، جن میں تبدیلی شریعت کی رو سے گوارہ نہیں۔

اسلام کی ایک سچی، حقیقی اور مکمل تصویر صرف مسجد میں دیکھنا ممکن نہیں؛ بلکہ اسلام ایک نظام زندگی ہے جو ایک صالح معاشرے کا قیام چاہتا ہے اور وہ معاشرہ بالکل بھی اچھا اور تعمیری معاشرہ نہیں بن سکتا جہاں لوگ اپنی شناخت سے نابلد ہوں یا اپنی شناخت میں تبدیلی کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ شریعت اسلامیہ نے حفاظتِ نسب کے ذریعے اللہ کے بندوں کو ان کے حقوق دلانے کا ایک بہترین انتظام فرمایا؛ تاکہ کوئی بچہ والدین کے پیار سے محروم نہ رہے، اسے باپ کی شفقت اور ماں کی ممتا برابر ملتی رہے، اس کی اچھی تربیت کی جاسکے۔

ساتھ ساتھ اس کے قریبی رشتہ داروں میں ایسے افراد موجود ہوں جو بچے کے درست رویے پر حوصلہ افزائی اور کوتاہیوں پر بروقت تنبیہ کر سکیں۔

اگر اس تصور کو نظر انداز کیا جائے تو بھلا بچہ کیا مستقبل سنوار سکے گا، اسے خیر و شر کا ادراک کون کرائے گا، اسے معیاری تعلیم و تربیت کہاں سے دی جائے گی، وہ دادی جان کی ڈانٹ اور نانی جان کا لاڈ کہاں سے پائے گا، اسے ایک بھائی کا ساتھ اور بہن کی غم خواری کون دلائے گا۔ یقیناً وہ ان نامحرومیوں کا اظہار معاشرے میں سرکشی مچا کر دکھائے گا اور اپنی جہالت کا مخاطب ہر کس وناکس کو بنائے گا۔

Yousuf:28

[39] الشاطبی امام، الموافقات، دار ابن عفان، ج:2، 1999، ص259

Alshatbi, Imam, Almawafeqat, Dar bin A’ffan, Vol.2, 1999, P:259

اخلاف اور اسلاف کی پہچان حفاظتِ نسب ونسل سے ہوتی ہے۔ یہ بنیادی ضرورت بھی ہے اور Necessary بھی ہے اور Luxury بھی ہے۔

۸۔ آنکھوں کی ٹھنڈک اور امامت کا حصول

نکاح کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرد عورت دونوں کو اپنی صلاحیتیں استعمال کرنے کا ایک درست رخ مل جاتا ہے، مرد کسبِ حلال اور علمی وسیاسی ضروریات کو اپنی توجہ کا مرکز بناتا ہے۔ اسے اپنے گھریلو مسائل کا دھیان سوار نہیں رہتا اور اسی طرح عورت "خاتون خانہ" اور خدمت گزار بیوی کی حیثیت سے اپنے گھر کو جنت بنالیتی ہے اور وہ گھر اس کے لیے صرف ایک گھر نہیں ہوتا؛ بلکہ سلطنت کا درجہ رکھتا ہے جہاں وہ ملکہ بن کر راج کرتی ہے۔ اس طرح مرد وعورت دونوں ایک دوسرے کی صلاحیتوں کو سمجھ کر ایک خوشگوار ازدواجی زندگی کا فیصلہ کرلیتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے اپنے خاص بندوں کا قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا کہ وہ مجھ سے یہ دعا مانگتے ہیں:

"رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ زواجنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا"[40]

اے ہمارے رب ہمیں ہمارے ازواج واولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

یعنی میرے خاص بندے وہ ہیں جو اپنے گھر، بیوی، بچوں کی فکر رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ان کو ایسا کردار واخلاق نصیب فرما کہ گھر میں داخل ہو کر جیسے ہی ان پر نظر پڑے طبیعت میں بشاشت آجائے اور آنکھیں اس منظر کو دیکھ کر ٹھنڈی ہو جائیں۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ "نیک خاتون ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے نکاح کو عبادت کا درجہ دیا۔ تمام مذاہب میں اس کو حلال قرار دیا۔ قرآن مجید میں اور اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ کی زبانی جابجا نکاح کے لئے اپنے بندوں کو ترغیب دی۔

نکاح کے ذریعے آنکھوں کی ٹھنڈک اور امامت کا حصول تحسینی مصالح ہے۔

۹۔ مسکنت کا خاتمہ شیطان سے دوری

نکاح کرنے سے دین اور دنیا کے بہت سے کام درست ہو جاتے ہیں اور مال کا جو مقصود اصلی ہے، یعنی راحت اور بے فکری، وہ اس مرد کو نصیب نہیں ہوتی، جس کی بیوی نہ ہو اور اس عورت کو بھی یہ راحت وآرام نصیب نہیں ہوتا، جس

---

[40] الفرقان:۷۴

Al Furqan:74

کا خاوند نہ ہو۔ اس لیے مال ہونے کے باوجود شادی نہ کرنے والے مرد وعورت کو اس حدیث میں مسکین کہا گیا ہے۔بے نکاح مرداور بے نکاح عورت محتاج اور مسکین ہے:

"ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ انے ارشاد فرمایا کہ: مسکین ہے، مسکین ہے وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ وہ بہت مال والا ہو تب بھی وہ مسکین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ بہت مال والا ہو، پھر فرمایا: مسکین ہے، مسکین ہے وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ بہت مالدار ہو تب بھی وہ مسکین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ مال والی ہو۔"[41]

بے نکاح آدمی شیطان کا بھائی اور آلہ کار ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عکّافؓ (ایک صحابی کا نام ہے) سے فرمایا: اے عکّاف! کیا تیری بیوی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ انے فرمایا: اور تو مال والا، وسعت والا ہے؟ عرض کیا: ہاں! میں مال اور وسعت والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس حالت میں تو شیطان کے بھائیوں میں سے ہے، اگر تو نصاریٰ میں سے ہوتا تو ان کا راہب ہوتا۔ بلاشبہ نکاح کرنا ہمارا طریقہ ہے، تم میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بے نکاح ہیں اور مرنے والوں میں سب سے بدتر وہ ہیں جو بے نکاح ہیں، کیا تم شیطان سے لگاؤ رکھتے ہو؟ شیطان کے پاس عورتوں سے زیادہ کوئی ہتھیار نہیں، جو صالحین کے لئے کارگر ہو۔ مگر جو لوگ نکاح کیے ہوئے ہیں، یہ لوگ بالکل مطہر ہیں اور فحش سے بری ہیں اور فرمایا: اے عکاف! تیرا برا ہو، نکاح کرلے، ورنہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گا۔[42]

نکاح کرنا آپ ﷺ کا طریقہ اور سنت ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: "اگر میری زندگی کے صرف دس روز رہ جائیں، تب بھی میں شادی کرلینا پسند کروں گا، تاکہ غیر شادی شدہ حالت میں خدا کو منہ نہ دکھاؤں۔"[43]

---

[41] الاستنبولی، محمود مہدی، شیخ، تحفۃ العروس، لاہور، دارالاندلس، ص:۳۲

AlIstamboli, Mahmood Mehdi, Sheykh, TuhfatulAroos, Lahore, Darulundlus P:32

[42] ہیثمی، نورالدین، ابوالحسین علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد، لاہور، بک سیلرز، ج:۴، ص:۳۲۵

Hathmi, Nooruddin, Abul Hussain, Ali bin Abu Bakr, Majma'Azzawaed, Lahore: Book Sellers, Vol:4, P:325

[43] الاستنبولی، محمود مہدی، شیخ، تحفۃ العروس، ص:۳۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "نکاح کرلو، کیونکہ ازدواجی زندگی کا ایک دن غیر شادی شدہ زندگی کے اتنے اتنے برسوں کی عبادت سے بہتر ہوتا ہے۔"[44]

مسکنت، غربت اور کسمپرسی سے بچنے کا علاج نبی کریم ﷺ نے نکاح بتلایا ہے۔ ان سے بچنا انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ بنیادی ضرورت بھی ہے اور مصالح حاجیہ بھی ہے۔

۱۰۔ نکاح کے ذریعے جسمانی وروحانی امراض سے بچاؤ

نکاح کئی بیماریوں اور امراض سے بچاؤ کا بھی ذریعہ ہے۔ بسا اوقات اُنہیں مالیخولیا کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ نیو یارک مینٹل ہاسپٹل کے میڈیکل انچارج ڈاکٹر باؤلبرگ کہتے ہیں:

"مینٹل ہاسپٹل میں عام طور پر مریض اس تناسب سے داخل ہوتے ہیں کہ ان میں ایک شادی شدہ ہوتا ہے تو چار غیر شادی شدہ ہوتے ہیں۔"[45]

شادی شدہ خواتین ہر چند کہ بچہ جننے، ماں بننے اور خانہ داری اور ازدواجی زندگی، غرض زندگی کے بے شمار مسائل میں گھری ہوتی ہیں، پھر بھی دوسری غیر شادی شدہ عورتوں کے مقابلہ میں ان کی عمریں خاصی طویل ہوتی ہیں اور وہ ان کے مقابلہ میں زیادہ مطمئن اور خوش ہوتی ہیں۔ نکاح یا شادی امراض خبیثہ سے بچاؤ کا بہترین طریقہ ہے۔ AIDS (Acquired Immunodeficiency Syndrome) سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔

امراضِ خبیثہ (Venereal Diseases) جیسے Syphilis اور Gonnorhea یعنی آتشک اور سوزاک کا یقینی تدارک اور حفاظت نکاح ہے۔

صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت جاننا ہر مرد و عورت کی مصالح ضروریہ ہے۔ غرض شادی بیاہ صرف لطفِ لذت کے حصول کا ذریعہ نہیں، بلکہ اخلاق کی حفاظت کا، مرد اور عورت کے لیے راحت و سکون کے حصول کا، نسل انسانی کے تسلسل کو جاری رکھنے کا اور ایک دوسرے کی مدد و تعاون کے ذریعے مقصد زندگی کی تکمیل کا ذریعہ ہے جو متعدد مصالح ضروریہ وحاجیہ و تحسینیہ پر مشتمل ہے۔

AlIstamboli, Mahmood Mehdi, Sheykh, Tuhfatul Aroos, P.33

[44] ایضاً، ص: ۳۳

Ibid, P.33

[45] الاستنبولی، محمود مہدی، شیخ، تحفۃ العروس، ص: ۳۲

AlIstamboli, Mahmood Mehdi, Sheykh, Tuhfatul Aroos, P.32

فطرت انسانی کی ضرورت نکاح، بقائے نسل اور حفظ نسب کا اہتمام الٰہی حکمت عملی کا شاہکار، بے راہ روی سے بچاؤ کا خدائی نظام اور عصمت وعفت کی محافظت کا بے مثال ادارہ نکاح ہے۔

خلاصہ

نکاح سے انحراف اور روگردانی کا نتیجہ "کلنٹن" کا یہ اعتراف ہے کہ مستقبل میں امریکہ بے نسب و نسل، Yankees کا ملک ہو گا۔ پوپ اور پادری اپنے غیر فطری طرزِ عمل پر "سکینڈلز" کی زد میں ہیں۔ ان سپر پاورز کی "نیوی" خصوصاًVDs(امراض خبیثہ) میں مبتلا ہے۔AIDSوائرس نے ان کی زندگی کو اجیرن بنا رکھا ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ بحیثیت مجموعی مسلمان"الطہارۃ شطر الایمان"کی برکات سے تطہیر و تزکیہ کی زندگی گزار رہے ہیں۔

نتائج

صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت جاننا ہر مرد و عورت کی مصالح ضروریہ ہے۔ غرض شادی بیاہ صرف لطفِ لذت کے حصول کا ذریعہ نہیں، بلکہ اخلاق کی حفاظت کا، مرد اور عورت کے لیے راحت و سکون کے حصول کا، نسل انسانی کے تسلسل کو جاری رکھنے کا اور ایک دوسرے کی مدد و تعاون کے ذریعے مقصد زندگی کی تکمیل کا ذریعہ ہے جو متعدد مصالح ضروریہ وحاجیہ و تحسینیہ پر مشتمل ہے۔

فطرت انسانی کی ضرورت نکاح، بقائے نسل اور حفظ نسب کا اہتمام الٰہی حکمت عملی کا شاہکار، بے راہ روی سے بچاؤ کا خدائی نظام اور عصمت وعفت کی محافظت کا بے مثال ادارہ نکاح ہے۔